روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۳ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ، ۱۴ فتح ۱۳۶۷ہش، ۱۴ دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اُٹھو اور آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ

ہر ایک بدی سے اپنے آپ کو بچا لوگے تو بچ جاؤ گے

" اے عزیزو جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فِسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جاوے گا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گزر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے وہ پکڑا جاوے گا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے مقدّس نبیوں اور رسولوں اور مُرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا وہ پکڑا جائے گا۔ دیکھو آج میں نے بتلا دیا زمین بھی سُنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب اسکی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنّی سے دیکھی جاویں ...... یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دِلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچا لوگے تو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔ اور تم سے اگر ایک حصّہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائے گا ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کردیگا۔ نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے جب خدا تعالیٰ اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کرچکا تو ایک رُوح کی آواز میرے کان میں پڑی جو کوئی ناپاک رُوح تھی اور میں نے اس کو یہ کہتے سنا کہ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کونسا اسمیں اس کا نقصان ہے۔ اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا اس کو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کردے۔ پس گو یہ حکم تمہارے لیے نہیں ہے۔ مگر یہ تو ضرور چاہیئے کہ اسقدر توبہ استغفار کرو کہ گویا مرہی جاؤ تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے آمین"

اشتہار ۸ اپریل ۱۹۰۵ء

الفضل کے ایڈیٹر، پبلشر اور مضمون نگار کے خلاف مقدمہ

روزنامہ الفضل ربوہ کے ایڈیٹر، پبلشر اور ایک مضمون نگار کے خلاف تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ ۲۹۸۔سی مقدمہ درج کرلیا گیا۔ تینوں افراد کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور ہو گئی ہے۔

تفاصیل کے مطابق روزنامہ الفضل ربوہ کے ایڈیٹر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب پبلشر مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب اور ایک مضمون نگار بزرگ چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی سلسلہ کے خلاف احمدیت مخالف آرڈیننس کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے

ربوہ کے ایک شہری کو زدوکوب کیا گیا

پولیس نے شہری کیخلاف ہی مقدمہ درج کرلیا

ربوہ کے ایک احمدی مکرم ہومیو ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد صاحب کے خلاف ربوہ پولیس نے تبلیغ کرنے اور کلمہ طیبہ والی انگوٹھی پہننے کے الزام میں زیر دفعہ ۲۹۸۔سی، ۲۹۸۔بی مقدمہ درج کرکے انہیں گرفتار کرلیا ہے۔

واقعات کے مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۸۸ء کو مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد ربوہ سے فیصل آباد بذریعہ بس جا رہے تھے کہ بس میں بیٹھے ہوئے بعض نوجوانوں نے ان کے ہاتھ پر کلمہ طیبہ والی انگوٹھی دیکھ کر ان سے پوچھا کہ کیا وہ احمدی ہیں انہوں نے اقرار کیا۔ انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ انگوٹھی اتار کر ان کو دیں۔ انہوں نے انکار کیا۔ ان نوجوانوں نے زبردستی چنیوٹ میں ان کو بس سے اتار لیا اور مارتے پیٹتے ہوئے تھانہ صدر لے گئے اور ان کے خلاف رپورٹ درج کروانے کی کوشش کی۔ بجائے اس کے کہ تھانے والے ایک ایسے شخص کو جسے بلاوجہ مارا پیٹا جا رہا تھا تحفّظ مہیا کرتے، الٹا انہوں نے ان نوجوانوں کو کہا کہ ڈاکٹر سلطان مجاہد کو تھانہ سٹی لے جائیں۔ یہاں پہنچنے پر بھی پولیس نے اس بیگناہ شہری کو تحفظ دینے کی بجائے ان لڑکوں کو مشورہ دیا کہ ان کو تھانہ ربوہ لیجائیں۔ چنانچہ اس طرح ڈاکٹر سلطان مجاہد صاحب کو ربوہ لایا گیا۔ یہاں کی پولیس نے بھی ڈاکٹر صاحب کو کسی قسم کی مدد دینے کی بجائے اور ان لڑکوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی بجائے ان لڑکوں میں سے ایک مسمی تنویر احمد بلاک ۱ سرگودہا کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کے

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ فتح ۱۳۶۷ ہش — ۱۴ دسمبر ۱۹۸۸ء

جلسہ سالانہ کی برکات

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تاریخوں کی منظوری آچکی تھی اور جلسہ کے امکانی انعقاد کا الفضل میں اعلان بھی کیا جا چکا تھا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ دنیا بھر میں احمدیہ جماعت کے اکثر افراد جلسہ میں شرکت کے لئے بھرپور تیاریوں میں مصروف تھے۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ اس جلسہ سالانہ کا صد سالہ جشنِ تشکر کے ساتھ بھی گہرا واسطہ ہے اور اس میں شمولیت کے لئے ہر احمدی انتہائی بے قراری کے ساتھ انتظار کر رہا تھا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے جلسہ کی اجازت نہیں دی۔

جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں موجودہ حالات میں ہم یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جلسہ کی اصل غرض تو مرکز میں آنے اور جلسہ میں شرکت کرنے ہی سے پوری ہوتی ہے۔ لیکن جب ہم اصل غرض کا ذکر کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس غرض کا مکمل طور پر حصول لیکن اگر یہ حصول ناممکن ہو یا کسی طرح ناممکن بنا دیا جائے تو کیا جلسہ کی اغراض کا کسی نہ کسی رنگ میں، یا کسی حد تک حاصل کرنا ممکن نہیں۔ یقیناً ممکن ہے اگر دوست مرکز میں نہ آسکیں اور جلسہ منعقد نہ ہونے کی صورت میں جلسہ میں شرکت نہ کر سکیں تو یقیناً جلسہ کی اغراض کا ایک بہت بڑا حصہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورا کر سکتے ہیں۔ ہم ذیل میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو جلسہ کی اغراض مقرر فرمائی تھیں اختصار کے ساتھ احباب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:۔

حضور نے فرمایا:۔

"ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں نیز خدا تعالےٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے"

یہ ایسی باتیں ہیں کہ حضرت اقدس اور حضور کے وصال کے بعد حضور کے جانشین کے پاس آکر اور جلسہ میں شرکت کر کے ان کو آسانی سے پیدا

> میں یہ نہ کروں، میں وہ نہ کروں
> میں کچھ بھی کروں تو اُن سے ڈروں
> یہ بات سمجھ سے بالا ہے
> کیا یہ بھی ہے کوئی رازِ دروں
>
> (ابو الاقبال)

صُبحِ نَو

وطن کو جمہوریت مبارک، مگر ذرا یہ خیال رکھنا
سوال اُبھرا ہے جو فضا میں نگاہ میں وہ سوال رکھنا

یہ صبحِ نَو ہے، تو ہو نیا دن، نہ ہو یہ راتوں کی دسترس میں
جو ہو چکا ہے، وہ ہو چکا ہے نہ دل میں کوئی ملال رکھنا

خدا کرے لمحہ لمحہ آئے حیاتِ نَو کی نوید بن کر
تم اپنی اقدار کے حوالے سے ذہن و دل باکمال رکھنا

ہر ایک سے یوں ملو کہ جیسے ازل سے ہے وہ سفر کا ساتھی
ہر ایک سے کھل کے گفتگو ہو ہر ایک کو ہمخیال رکھنا

بلندیوں پر قیام کرنے کی آرزو ہے تو یہ بھی سُن لو
جو گر چکے ہیں، نظر میں ایسوں کی کوئی وجہِ زوال رکھنا

خدا کرے صبحِ نَو کی کرنیں تمام دنیا میں پھیل جائیں
قدم بڑھاتے ہوئے ہمیشہ جہان بھر کا خیال رکھنا

یہی ہے زادِ سفر محبت کی رہگزر کے مسافروں کا
تم اپنے مشکیزۂ نظر میں ہمیشہ آبِ زلال رکھنا

تمہاری آہیں تمہارے آنسو غریب کے پاسدار ہونگے
تم اپنی آنکھوں کو ظلمتِ شب میں صورتِ برشگال رکھنا

جہاں بھی جاؤ حضورِ اقدس کی زندگی کو بیان کر کے
ہر ایک فردِ بشر کے آگے یہ اسوۂ بے مثال رکھنا

نسیمؔ پیغامِ حق کی روشن فضا امانت ہے تیرے دل میں
ہر ایک گھر کا ہر ایک کونہ اسی ضیاء سے اُجال رکھنا

(نسیمؔ سیفی)

کیا جا سکتا ہے اور ان میں وسعت کا انتہائی امکان ہے۔ لیکن جب جلسہ میں شرکت کا موقعہ نہ ملے اور حضرت امام جماعت سے ملاقات نہ ہو سکے تو ان باتوں کو اپنے اپنے گھر بیٹھ کر یا اپنی اپنی جگہوں پر رہ کر حاصل کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ کم کم ہی سہی لیکن کچھ تو یقیناً حاصل ہو گا خدا کرے کہ جلسہ کے ایام میں ہم جہاں بھی ہوں جلسہ کی برکات سے متمتع ہو سکیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو اس موقعہ کے لئے دعائیں کی ہوئی ہیں ان کی قبولیت کے اثر سے بہرہ ور ہوں آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات کا اصل گُر

انسان اپنے نبی کے نمونہ کے مطابق ہو

(از افادات سیدنا حضرت فضل عمر نوراللہ مرقدہ)

یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر چیز کے لئے ایک نمونہ مقرر کیا ہوا ہے۔ جب ہم اس نمونہ کی نقل کرتے ہوئے کسی چیز کو تیار کر لیتے ہیں تو ہم اپنے کام میں کامیاب سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن جب ہمارے سامنے کوئی نمونہ نہیں ہوتا تو ہم کئی قسم کی غلطیاں کر جاتے ہیں مثلاً ہمارے ملک میں روزانہ تجارتی کاموں میں لڑائیاں ہوتی ہیں۔ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ یہ دس روپے لو اور مجھے اس کے عوض گندم بھجوا دو جب گندم والا اسے گندم بھجواتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں نے تو ایسی گندم بھجوانے کے لئے نہیں کہا تھا میں نے تو اور قسم کی گندم کا مطالبہ کیا تھا اور جس نمونہ کے مطابق گندم بھجوانے کا میں نے آرڈر دیا تھا اس کو تم نے ملحوظ نہیں رکھا۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سودا لو تو دیکھ کر لو تاکہ بعد میں کوئی جھگڑا پیدا نہ ہو۔ یورپین قوموں نے انہی جھگڑوں کو دیکھتے ہوئے ہر قسم کے نمونے اپنے پاس رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور انہی نمونوں کے مطابق وہ اجناس کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ اچھی گندم، اچھی کپاس اچھی جوار اور اچھے چاولوں وغیرہ کے نمونے انہوں نے شیشے کے بڑے بڑے مرتبانوں میں بند کر کے رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان مرتبانوں پر وہ تمام کوائف لکھ دیتے ہیں کہ یہ گندم یا کپاس فلاں قسم کی ہے فلاں خصوصیات اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح اس کی صفائی وغیرہ سے متعلق بھی جو شرائط ضروری ہوں وہ بھی اوپر درج کر دیتے ہیں۔ اور جب وہ اسی قسم کی جنس کہیں سے خریدنا چاہتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ نمونہ موجود ہے۔ ہمیں ایسی گندم یا ایسی جوار یا ایسی کپاس چاہیئے۔ اگر تاجر اس قسم کی گندم یا کپاس مہیا کر دینے کا وعدہ کرے تو گورنمنٹ اپنے ریکارڈ میں اس امر کو محفوظ کر لیتی ہے کہ فلاں فرم کے تاجر نے اس نمونہ کے مطابق گندم یا کپاس دینی ہے۔ پھر جب وہ گندم یا کپاس مہیا کرتا ہے تو ماہرین اس نمونہ کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ وہ جنس کہاں تک نمونہ کے مطابق ہے۔ اگر وہ نمونہ کے مطابق ہو اور کسی قسم کا نقصان اسمیں نہ ہو تو گورنمنٹ اس مال کو لے لیتی ہے۔ ورنہ ماہرین فن یہ اندازہ لگا کر کہ نمونہ کے مقابلہ میں کس قدر کمی ہے ہرجانہ ڈال دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چونکہ یہ نمونہ سے فلاں فلاں بات میں اختلاف رکھتی ہے۔ اس لئے ہم اس قدر ہرجانہ تجویز کرتے ہیں۔

غرض یقینی طور پر کسی چیز کے اعلیٰ ہونے کے متعلق تبھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے جب ہمارے پاس کوئی نمونہ موجود ہو اور یہ دیکھ لیا جائے کہ جنس نمونہ کے مطابق ہے یا نہیں۔ انسانی کاموں میں چونکہ اتار چڑھاؤ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اس لئے تھوڑی بہت کمی کا ہمیشہ احتمال رہتا ہے۔ مگر جب بھی اس قسم کی کوئی کمی ہو۔ وہ لوگ جو جج مقرر ہوتے ہیں فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ کمی اس قابل ہے کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے یا یہ قابل گرفت کمی ہے۔ اگر تو وہ کہہ دیں کہ یہ کمی ایسی نہیں جو قابل توجہ ہو اسے نظر انداز کرنا چاہیئے اور اس چیز کو ویسا ہی سمجھ لینا چاہیئے جیسے نمونہ ہے تو اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر زیادہ کمی ہو تو پوری کمی کے مطابق ہرجانہ ڈال دیا جاتا ہے۔ بہر حال جب کسی چیز کو قبول کیا جاتا ہے تو اسی صورت میں قبول کیا جاتا ہے جب وہ نمونہ کے مطابق ہو۔ اگر نمونہ کے پورے طور پر مطابق نہ ہو تو ایسی معمولی کمی ہو کہ لوگ کہہ دیں کہ یہ چیز ویسی ہی ہے تھوڑی بہت کمی نظر انداز کئے جانے کے قابل ہے۔

جس طرح دنیا کی اور چیزوں کے متعلق نمونوں کی ضرورت ہوتی ہے اور بغیر نمونہ کے لین دین مکمل نہیں ہو سکتا اور انسان کو یہ تسلی نہیں ہو سکتی کہ میں نے نمونہ کے مطابق کام کر لیا ہے یا نہیں۔ اسی طرح اخلاقی کاموں میں بھی کسی نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ نمونہ ہمیشہ ہی انبیاء کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ باقی مذاہب بھی اس بات پر متفق ہیں کہ نبیوں کے ذریعہ ہی قوم کی اخلاقی اور روحانی ترقی ہوتی ہے۔ جس جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اخلاق کے جس نمونہ کی خریداری چاہتا ہے نبی کے ذریعہ وہ نمونہ بھجوا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے ایسا نمونہ چاہیئے۔ جو شخص اس نمونہ کے مطابق اپنے آپ کو بنائے گا اسے قبول کر لیا جائے گا۔ اور جو اس نمونہ کے مطابق نہیں ہوگا اسے ردّ کر دیا جائے گا۔

...... یہ نمونہ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے زمانہ کا نبی ہوتا ہے۔ آدمؑ کے زمانہ میں جب اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں خریدیں تو مطلب یہ تھا کہ سب لوگ آدم سے مشابہہ ہو جائیں۔ گویا آدم کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا کہ ہم یہ نمونہ تمہاری طرف بھیج رہے ہیں اس کے مطابق جو جانیں ہوں گی وہ ہم قبول کر لیں گے۔ پس آدم کے زمانہ میں جو جان آدم کے مطابق تھی وہی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ دوسری کوئی جان اس نے قبول نہیں فرمائی۔ نوحؑ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ نوحؑ کے مطابق اپنی جانیں لے آؤ میں انہیں قبول کر لونگا۔ ابراہیمؑ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ ابراہیمؑ کے نمونہ کے مطابق اپنی جانیں لے آؤ۔ میں تمہیں قبول کر لوں گا۔ موسیٰؑ کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ موسیٰ جیسے نفس میرے سامنے لے آؤ میں ان نفوس کو قبول کرلونگا۔

....

غرض یہ سلسلہ آدم سے چلا اور چلتا چلا گیا کسی زمانہ میں خدا تعالیٰ نے داؤدؑ کو نمونہ بنایا۔ کسی زمانہ میں سلیمانؑ کو نمونہ بنایا۔ کسی زمانہ میں اسحٰقؑ اور اسمٰعیلؑ کو نمونہ بنایا اور کسی زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نمونہ بنایا۔ اسی طرح آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پاک نمونہ لے آؤ تو میں تمہیں نجات دے دوں گا۔

غرض خدا تعالیٰ نے ایک طرف خریداری کا اعلان کر دیا اور دوسری طرف ایک نمونہ بھی بھیج دیا۔ جیسے مختلف ایسوسی ایشنز میں مختلف نمونے رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس ایسوسی ایشن کے ساتھ اگر سودا طے کرنا ہے تو اس کے تجویز کردہ نمونہ کے مطابق جنس لے آؤ۔ یا اگر نمونہ کے مطابق نہیں تو اس کے قریب قریب ضرور ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ چونکہ بڑا رحیم و کریم ہے اس لئے اس نے دنیوی ایسوسی ایشنز سے مختلف طریق رکھا ہوا ہے۔ یہ ایسوسی ایشنز قریب کے اور معنے لیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ قریب کے اور معنے لیتا ہے۔ یہ تو قریب کے یہ معنے لیتی ہیں کہ بیس کی جگہ ہم پونے بیس بھی قبول کر لیں گے مگر اللہ تعالیٰ چونکہ بہت ہی رحیم و کریم ہے اس لئے وہ بیس کی جگہ سات آٹھ بھی قبول کر لیتا ہے۔ اور اس کے نزدیک یہ بھی قریب قریب کے حکم میں ہی ہوتا ہے۔ صرف ایک حد تک مشابہت اس چیز میں موجود ہونی چاہیئے۔ گویا ایک حد تک جب اعمال میں اصلاح ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو قبول فرما لیتا ہے۔ اور کہتا ہے یہ چیز بھی ویسی ہی ہے۔

(اسوۂ حسنہ۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء صفحہ ۲تا۸)

بقیہ:۔ حضرت بابو قاسم الدین صاحب

جماعت کے ساتھ بہت اخلاص اور عاشقانہ وابستگی کا تعلق رکھا ہے بہت ہی منکسر مزاج نیک بزرگ دعا گو ہستی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچی خبریں پانے والے تھے مرحوم نے حضرت بانی سلسلہ کا زمانہ پایا اور اپنے اوپر اس کا خوب رنگ چڑھایا۔ جماعت کا اثاثہ نیکی، تقویٰ، اخلاص اور وفا میں خاص مقام رکھتے تھے اس لئے جماعت کو ان پر فخر تھا۔"

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔ (از مکرم شریف احمد صاحب ابن حضرت بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام اعظم

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

(تحریر محترم مولانا غلام احمد فرخ مرحوم)

حضرت امام ابوحنیفہ ۸۰ ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام نعمان اور کنیت ابوحنیفہ ہے۔ آپ کا خاندان فارس کا رہنے والا تھا۔ آپ کے پردادا زوطی نے جن کا اسلامی نام نعمان تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اسلام قبول کیا اور اس کے تھوڑے دن بعد انہوں نے فارس سے ہجرت کر کے کوفہ میں مستقل رہائش اختیار کی۔ آپ کا خاندانی پیشہ بزازی تھا اور ریشمی کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ یہی کاروبار آپ نے ساری عمر جاری رکھا۔ آپ کی معاشی حالت ہمیشہ اچھی رہی۔ اور فارغ البالی سے اسلام کی خدمات بجالاتے رہے یہ بات تاریخی لحاظ سے ثابت ہے کہ امام صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور خادم خاص حضرت انس بن مالک کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت انس بن مالک کا وصال ۹۳ ہجری میں کوفہ میں ہوا۔ اس بنا پر آپ کو تابعین کے طبقہ میں ہونے کا شرف حاصل ہے

آپ کی کنیت ابوحنیفہ ہے جو نام سے زیادہ مشہور ہے۔ آپ کی اولاد میں سے کسی کا نام حنیفہ نہ تھا۔ دراصل یہ کنیت وصفی معنی کے اعتبار سے ہے یعنی ابو الملۃ الحنیفۃ یعنی مواحد ملت کا باپ۔ اسی نسبت سے حضرت امام ابوحنیفہ نے اپنی کنیت ابوحنیفہ اختیار کی۔

حضرت امام ابوحنیفہ جب ۲۰ سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کے دل میں بڑے زور سے تحصیلِ علم کی تحریک پیدا ہوئی۔ اس وقت ممالک اسلامیہ میں کوفہ، بصرہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے شہر علم و فنون کا مرکز تھے۔ امام صاحب نے ان شہروں میں علوم حدیث روایت۔ فقہ اور علم کلام کی تحصیل بڑے بڑے نامور اساتذہ سے کی۔ تقریباً کوفہ میں کوئی ایسا محدث اور عالم باقی نہ تھا۔ جس کے سامنے آپ نے زانوئے تلمذ تہ نہ کیا ہو۔ اسیطرح بصرہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی درسگاہوں میں آپ نے مشہور علماء سے تحصیل علوم کی۔ چنانچہ آپ کے اساتذہ میں حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ، حماد بن ابی سلیمان، عطا بن ابی رباح۔ امام شعبی، عروہ بن ہشام ایسے نامور بزرگ شامل ہیں۔ الغرض دیگر علوم کے علاوہ علم حدیث میں آپ نے خاص مقام حاصل کیا۔ چنانچہ امام ذہبی نے حفاظِ حدیث کے حالات میں جو کتاب لکھی ہے اس میں امام ابوحنیفہ کے حالات بھی لکھے ہیں اور امام صاحب کو حفاظِ حدیث میں شمار کیا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ "فقہ کی تدوین" ہے جس کے آپ بانی اور موجد ہیں۔ حقیقتاً اس وقت اس کی ضرورت بھی تھی۔ یہ دوسری صدی ہجری کا دور تھا اسلامی فتوحات چاروں طرف وسعت اختیار کرتی چلی جا رہی تھیں۔ مختلف اقوام حلقہ بگوش اسلام ہو چکی تھیں۔ اور بڑی سرعت سے لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ تمدن معاشرت عبادات و معاملات اور بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں نئے سے نئے مسائل پیدا ہو رہے تھے۔ ضرورت تھی کہ کوئی ایسا ربانی عالم اور راسخ فی العلم وجود کھڑا ہو جو نہ صرف احادیث و روایات پر عبور رکھتا ہو بلکہ درایت، فہم و فراست، قوت، اجتہاد اور استنباط مسائل قرآنی میں کامل دستگاہ کا حامل ہو اور ان مسائل کا حل پیش کرے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ضرورت کو باحسن وجوہ پورا کیا اور اپنی خداداد قابلیت سے کام لے کر ایک عظیم الشان مجموعہ قوانین مرتب کیا۔ جو وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا تھا۔

آپ نے اس عظیم کام کی سرانجام دہی کیلئے اپنے شاگردوں میں سے ایسے قابل ترین اور نامور اشخاص کا انتخاب کیا جو خاص خاص علوم میں استاد تسلیم کئے جاتے تھے اور ان سے مل کر فقہ کی تدوین کی۔ امام طحاوی نے آپ کے ان شاگردوں کی تعداد چالیس بتائی ہے۔

تدوین کا طریق یہ تھا کہ کسی خاص باب کا کوئی مسئلہ مجلس میں پیش کیا جاتا تھا۔ اگر اس کے جواب میں سب لوگ متفق الرائے ہوتے تو اسی وقت قلمبند کر لیا جاتا تھا۔ نہایت آزادی سے بحثیں ہوتیں۔ امام صاحب درمیان میں بیٹھے غور و تحمل سے سب کی تقریریں سنتے اور آخر میں اپنا فیصلہ سناتے جو ایسا جچا تلا ہوتا کہ سب کو تسلیم کرنا پڑتا تھا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ امام صاحب کے فیصلہ کے بعد بھی لوگ اپنی اپنی آراء پر قائم رہتے اس وقت وہ مختلف انداز سے قلمبند کر لئے جاتے۔ اس کا التزام تھا کہ جب تک تمام شرکائے مجلس جمع نہ ہو لیں کسی مسئلہ کو طے نہ کیا جائے۔ اس طرح ۳۰ سال کی مدت میں یہ عظیم الشان کام انجام کو پہنچا۔ امام صاحب کی اخیر عمر قید خانہ میں گزری۔ وہاں بھی یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ یہ مجموعہ جو ہزار ہا مسائل پر مشتمل تھا ایک مدت سے ضائع ہو چکا ہے۔ لیکن قاضی ابویوسف اور امام محمد بن حسن نے جو امام صاحب کے نامور شاگرد تھے انہی مسائل کو توضیح و تفصیل سے لکھا۔ اب امام محمد اور قاضی ابویوسف کی تالیفات حقیقتاً امام صاحب کے مسائل ہی کا ذخیرہ ہیں۔ اس مجموعہ نے امام صاحب کی زندگی ہی میں حسنِ قبول کا مقام حاصل کیا اور بڑی تیزی سے اسلامی ممالک میں پھیل گیا۔

دُرّوں کی سزا

بنو امیہ کے آخری بادشاہ مروان بن محمد کے زمانہ میں یزید بن عمر بن ہبیرہ عراق کا گورنر تھا۔ اس نے امام ابوحنیفہ کو بلا کر ملکی عہدہ پر فائز کرنا چاہا۔ انہوں نے صاف انکار کیا۔ یزید نے غصہ میں آکر حکم دیا کہ ان کو روزانہ دس درے مارے جائیں۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل ہوئی۔ مگر امام صاحب کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔ آخر مجبور ہو کر یزید نے دس روز میں سو درے مار کر چھوڑ دیا۔

قید کی سزا

عباسی خلیفہ منصور نے آپ کو بغداد بلا کر عہدۂ قضا پیش کیا۔ مگر آزاد ماحول میں اسلام کی جو اعلیٰ خدمات آپ بجالا رہے تھے عہدہ قضا کی پابندیوں میں رہ کر ان کا کماحقہ بجالانا ناممکن تھا۔ اس لئے آپ نے معذوری ظاہر کی اور عہدہ قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس پر منصور نے آپ کو قید کر دیا۔ ۱۴۶ھ میں آپ کو قید کیا گیا اور منصور نے قید خانہ میں ہی آپ کو زہر دلوا دی۔ جب آپ کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو سجدہ کیا اور اسی حالت میں وفات پائی۔ آپ کی وفات کا سال ۱۵۰ ہجری ہے۔ آپ نے ستر سال عمر پائی۔

اخلاق و عادات

امام صاحب کو اللہ تعالےٰ نے حسنِ سیرت کے ساتھ حسنِ صورت بھی عطا فرمایا تھا۔ آپ میانہ قد، خوشرو اور موزوں اندام تھے۔ گفتگو نہایت شیریں اور آواز بلند اور صاف تھی۔ تجارت اور اکتساب مال سے آپ کا مقصود زیادہ تر خدمت خلق تھا۔ شاگردوں میں جس کو تنگ حال دیکھتے اس کی ضروریات زندگی کی کفالت کرتے۔ فیاضی اور سخاوت آپ کے اخلاق کا خاص حصہ تھا۔ بندگان خدا کی ہمدردی اور غم گساری آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

آپ رقیق القلب، متواضع اور حلیم تھے۔ نہایت مرتاض اور زاہد تھے۔ ذکر و عبادت میں آپ کو مزہ آتا تھا اور بڑے ذوق و خلوص سے عبادات بجالاتے تھے۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے تھے۔ نمازیں اور قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت اتنی رقت طاری ہوتی کہ گھنٹوں رویا کرتے۔ مصائب اور حکام کی اذیتوں اور سختیوں کو استقلال سے برداشت کرتے نہایت مضبوط دل رکھتے تھے۔ بات نہایت کم کرتے اور غیر ضروری باتوں میں کبھی دخل نہ دیتے۔

امام ابوحنیفہ کا مقام حضرت اقدس بانی سلسلہ کی نظر میں

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

۱۔ "اصل حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب موصوف اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں آئمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل و اعلیٰ تھے اور ان کی خداداد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے۔ اور ان کی قوتِ مدرکہ کو قرآنِ شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی۔ اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اسی وجہ سے اجتہاد و استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ علیا مسلّم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۲)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی بیٹی عزیزہ خالدہ کمال کو ۱۵ نومبر کو دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا تھا جو ۲۳ نومبر کو بقضاء الٰہی وفات پا گیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و تندرستی سے رکھتے ہوئے نعم البدل سے نوازے آمین۔

(ڈاکٹر عبدالرحمٰن۔ راوی روڈ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ غور

میرے ایک استاد گرامی ہیں۔ طالب علمی کے زمانے میں مَیں نے ان سے دو تین ماہ انگریزی پڑھی تھی اور اب اس بات کو ساٹھ سال کے قریب ہونے کو آئے ہیں۔ لیکن اس سارے عرصہ میں میرے دل میں ان کا احترام رہا بلکہ لحظہ بہ لحظہ بڑھتا رہا۔ جن دنوں ان سے انگریزی پڑھتا تھا انہیں کرکٹ کھیلتے بھی دیکھتا تھا اور مَیں ہی کیا دیکھتا تھا سارا قصبہ کھیل کے وقت میدان میں ۔۔ یعنی میدان کے ارد گرد ۔۔ موجود ہوتا تھا۔ ان کے کھیلنے کے انداز نے بھی متاثر کیا اور وہ بھی میرے لئے ان کے احترام کا باعث بنا۔ ایک لمبے عرصہ تک ان سے ملاقات کا کوئی موقع نہ ملا۔ مَیں اپنے ملک سے باہر چلا گیا۔ بیس سال تک باہر رہا۔ جب بیس سال کے بعد واپس آیا اور ان سے ملاقات ہوئی تو مَیں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ مجھے بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ میرے باہر کے بیس سالہ عرصہ کے دوران میری ہر خبر کو انہوں نے دلچسپی سے سنا اور پڑھا اور ان کے دل میں میرے متعلق محبت کے جذبات پیدا ہوتے رہے۔ میرے دل میں بھی باوجود اس کے کہ ان سے پڑھا تو دو تین ماہ کے لئے ہی تھا انکا احترام باقی رہا اور بیرون ملک سے واپسی پر جب ملاقات ہوئی تو یوں سمجھئے کہ اس احترام میں کئی گنا اضافہ ہو گیا اور پھر تب سے اب تک میرے دل میں ان کا بہت احترام ہے اور وہ میرے ساتھ بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے ہیں۔ اور دوسروں سے میرا ذکر ایسے رنگ میں کرتے ہیں کہ جب مجھے پتہ چلتا ہے تو میرا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے

اب میں نے الفضل میں کام شروع کیا تو انہوں نے دو چار پرچے دیکھ کر مجھے ایک نوٹ تحریر کر کے ارسال کیا اس نوٹ میں کسی قدر تلخی تھی اور بعض ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائی ہوئی تھی جو اس لحاظ سے تو ضروری ہوتی ہیں کہ وہ پھیل کر زیادہ نہ ہو جائیں۔ لیکن اگر کم کم ہوں تو اخبارات میں گوارا ہوتی ہیں۔ مَیں نے سوچا کہ یہ میرے استاد گرامی ہیں مَیں انہیں کیا جواب دوں۔ ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ دوسرے دن میرے گھر پر دستک ہوئی ("گھنٹی بجی" کو بھی ایک رنگ میں دستک ہونا ہی کہہ سکتے ہیں) اور دروازہ کھولا تو انہیں اپنے سامنے پایا۔ میں نے بے انتہا خوش ہو کر انکا استقبال کیا۔ چونکہ ان کے ساتھ اس وقت ایک اور دوست پروفیسر بھی تھے۔ مَیں نے ان سے کہا کہ خدا کے فضل سے آج تو استادانِ گرامی کا دن معلوم ہوتا ہے۔ آپ تشریف لائے ہیں میری بڑی عزت افزائی ہے۔ انہوں نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہنا شروع کیا کہ مَیں تو معذرت کرنے آیا ہوں۔ معافی مانگنے آیا ہوں۔ وہ یہ الفاظ دہرا رہے تھے اور سچ جانئے کہ میری کیفیت عجیب سے عجیب تر ہو رہی تھی۔ میں شرمندہ تھا کہ مَیں ایک شاگرد اور وہ میرے استاد اور وہ میرے سامنے یہ الفاظ کہہ رہے ہیں۔ مَیں نے محبت کے ساتھ۔ اور احترام کے ساتھ ان سے گزارش کی کہ آپ خدا کے لئے یہ الفاظ استعمال نہ کریں۔ مجھے آپ سے ہرگز کوئی گلہ نہیں ہے بلکہ مَیں تو اس نوٹ کے جواب میں آپکو یہ لکھنے والا تھا کہ اس لہجے میں تو جواب نہیں دے سکتا۔ لیکن آپ کی بات میرے دل میں اتر گئی ہے اور میں نے خوب سمجھ لیا ہے کہ آپنے کیوں اور کس طرح یہ الفاظ لکھے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں مٹھائی کا ایک ڈبہ تھا۔ مختلف قسم کی مٹھائیوں سے بھرا ہوا میرے اس اصرار کے باوجود کہ یہ تکلیف انہیں ہرگز نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ فرمانے لگے مَیں تو تمہیں مبارکباد دینے آیا ہوں (انہوں نے تو کہا تھا کہ "آپکو مبارکباد دینے آیا ہوں۔ لیکن مَیں خود یہ الفاظ لکھتا ہؤا آپ کو کیسے لکھوں اس لئے "تمہیں" ہی لکھ رہا ہوں) کہ مَیں آپ کے الفضل میں کام سے بہت خوش ہوا ہوں۔

آپ نے دیکھا یہ ہے نیکی کی لہر۔ انہوں نے مجھے ذرا سے سخت لہجہ میں خط لکھا اور ایک پورا دن نہیں گزرا کہ وہ استاد ہونے کے باوجود اپنے ایک شاگرد سے معذرت کرنے چلے آئے۔ اور مبارکباد دینے کے لئے گھر پر آنے کی زحمت گوارا کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی مثالیں کم ملتی ہیں۔ لیکن یہ مثال ایسی ہے کہ اس کو ضرب لگنی چاہئیں۔ ان کو بڑھنا چاہیئے۔ ان کو دنیا پر محیط ہو جانا چاہیئے تاکہ ساری دنیا میں محبت اور شفقت کی لہریں دوڑنے لگیں اور اگر کہیں کبھی کوئی تلخی پیدا بھی ہو تو محبت کا جذبہ غالب آجائے اور تلخی کا نام ونشان باقی نہ رہے۔ اس طرح دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور یہی بات امن کی پائیداری کا باعث بن سکتی ہے۔

مَیں اپنے اس استاد گرامی کا نام آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ لیکن نہیں۔ وہ یہ نوٹ پڑھیں گے تو انہیں یہ بات اچھی نہیں لگے گی کہ میں نے ان کا نام آپکو بتا دیا ہے۔ خیر نہ سہی۔ نام مَیں نہیں بتاتا لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ یہ ایسی مثال ہے کہ اسے ہر شخص کو اپنانا چاہیئے۔ خدا کرے کہ ہم ایسا کر سکیں۔

نسیم سیفی

جہاں جاؤ، جہاں رہو نیک نمونہ بن کر رہو

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدھا کا ایک خطاب

۱۹۶۹ء میں جامعہ نصرت ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے موقع پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا نے احمدی طالبات سے جو خطاب فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

خدا حافظ و ناصر ہو۔ جہاں جاؤ جہاں رہو نیک نمونہ بن کر رہو۔ کبھی آپ اکیلی غیر ماحول میں بھی ہوں گی مگر ایک نیک صداقت شعار و دیانت اور ایمان سے معمور فرد کی شخصیت بھی اپنی ذات میں ایک ماحول بن سکتی ہے۔ انسان جہاں اور جس ماحول میں جاتا ہے اس پہ اس ماحول کا اثر ضرور ہوتا ہے لیکن جو شخصیتیں اپنے اندر آہنی عزم رکھتی ہیں۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہوتی ہیں۔ وہ ماحول کے سانچے میں نہیں ڈھلتیں بلکہ ماحول کو اپنے سانچہ میں ڈھال لیتی ہیں اور اسے اپنے لئے سازگار بنا لیتی ہیں۔ تم بھی جہاں رہو اپنی جاذب شخصیت کے ذریعہ اپنا ماحول خود پیدا کرو۔ میری نصیحت یہی ہے کہ کسی غلط ماحول سے کبھی متاثر نہ ہونا بلکہ ماحول کو اپنے زیر اثر لاؤ۔

اپنے کردار اور عمل میں مطابقت پیدا کریں

۔۔۔ آپ نے صرف غیر از جماعت لوگوں کو ہی اپنے نمونہ سے کھینچنا نہیں ہے بلکہ اپنی کمزور احمدی بہنوں کی کمزوری کو بھی اخلاق سے، پیار سے، اپنے دل موہ لینے والے پاکیزہ عمل سے دور کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہنا ہے۔ کسی کے پاس کسی کی برائی یا شکایت کبھی نہ کریں۔ خود ہی محبت سے موقع مناسب دیکھ کر ان کی غلطی کی طرف ان کو بہت اپنائیت سے متوجہ کریں۔ یہ بھی ہم سب کا فرض ہے یعنی اپنوں اور اپنے گھروں کی اصلاح۔

جو خزانہ آپ کو حضرت (اقدس بانی سلسلہ ناقل) نے بخشا ہے اس کی حفاظت کریں کبھی ضائع نہ ہونے دیں۔ آپ کے روحانی الدّار میں داخل ہونے والی بنیں تاکہ ابلیس کے زہریلے طاعونی کیڑے آپ پر کبھی اثر انداز نہ ہوں۔

جب جماعتیں بڑھتی ہیں تو ان میں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں نئے لوگوں کم تربیت یافتہ افراد کی وجہ سے اکثر۔ آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ اپنے آپ کو ان کمزوریوں سے بچائے رکھیں ایسا نیک نمونہ احمدیت ۔۔۔ کا بنیں کہ آپ کے ہمسایوں کے آپ کے ملنے والوں کے دل پکار اٹھیں کہ احمدیت سچی ہے۔ کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اپنے دلوں کو پاک رکھیں۔ زبانوں کو قابو میں رکھیں۔ اپنی بیش قیمت عفت و عصمت کی محافظ رہیں۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی امان میں رکھے

آپ نے اس کالج میں تعلیم پائی ہے جس کا نام جامعہ نصرت حضرت (اماں جان ناقل) کے نام پر رکھا گیا ہے۔ آپ ان کی حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) کے رشتہ سے روحانی بیٹیاں ہیں ۔۔۔

آپ نے اس نام کی لاج رکھنی ہے۔ ربوہ کی تربیت کی لاج رکھنی ہے۔ باہر والی احمدی بہنوں کے مقابلہ میں آپ نے زیادہ اچھا نمونہ دکھانا ہے۔ اس کو کبھی نہ بھولیں۔ یہ بارِ امانت ہے آپ کو ہمیشہ اس کا امین بن کر رہنا ہوگا۔

خدا تعالیٰ آپ کو نیک بنائے، نیک نصیب رہیں۔ نیک مبارک جوڑے ملیں اور نیک اولاد، نیک نسلوں کی مائیں بنیں۔ اپنے والدین کے لئے قرۃ العین اور ہمیشہ ذکر خیر اور ان کے بعد ان کے درجات کی بلندی کا موجب بنیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم خواجہ مظفر احمد نجم کو ایک بیٹے کے بعد ۵ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بیٹی عطا فرمائی۔

نومولودہ مکرم میاں محمد رشید صاحب آف لاہور چھاؤنی کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولودہ کے نیک، صالح ہونے اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی
انسپکٹر تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بابو قاسم الدین صاحب مرحوم

(کا)

ذکر خیر

حضرت بابو قاسم الدین صاحب رفیق حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سابق امیر جماعت احمدیہ ۔ ناظم انصار اللہ۔ زعیم انصار اللہ شہر و ضلع سیالکوٹ کو ۲۷ ستمبر ۱۹۸۶ء فالج کا حملہ ہوا۔ دو ہفتہ زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز ہفتہ رات کے آٹھ بجے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ جنازہ ربوہ لے جانے پر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے ۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۹۲ سال تھی ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم ۱۹۰۴ء میں جب حضرت بانی سلسلہ سیالکوٹ تشریف لائے اور لیکچر سیالکوٹ دیا اسی وقت حضور کی بیعت سے مشرف ہوئے مرحوم نے عرصہ ۲۷ سال بحیثیت امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر و ضلع خدمات سلسلہ سرانجام دیں اسی طرح ایک لمبا عرصہ ناظم انصار اللہ، زعیم انصار اللہ شہر و ضلع سیالکوٹ رہے ۔ مرحوم حسب ذیل شعر خوش الحانی سے باآواز بلند پڑھا کرتے تھے :

دنیا بھی اک سرا ہے ۔ بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے ۔ آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا ۔ یہ گھر ہی بے بقا ہے

مرحوم ۱۹۱۴ء میں ضلع کچہری سیالکوٹ میں ملازم ہوئے باوقار اور دیانتداری کے ساتھ اپنا وقت گذارا ہر اہلکار کے ساتھ اچھا سلوک تھا کئی ایک نوجوانوں کو ملازم کرایا ۔

جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ کے لئے سپیشل ٹرین کا انتظام ماہ نومبر سے ہی شروع کر دیتے ۔ جب تک احکام جاری نہ ہو جاتے لاہور جاتے رہتے تھے تین چار دفعہ ایسا کرنا پڑا اس کے بعد ریلوے انتظامیہ نے ایک حکم جاری کر دیا کہ آئندہ ہر سال جلسہ سالانہ کے لئے سپیشل ٹرین سیالکوٹ سے ربوہ روانہ ہوا کریگی۔ چنانچہ ریلوے انتظامیہ کا یہ دستور کئی سال تک مرحوم کی کوشش کے نتیجہ میں بحال رہا۔

خاندان حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ بہت محبت تھی۔ امام وقت کے ساتھ عاشقانہ تعلق رکھتے تھے۔ احمدیت سے والہانہ لگاؤ تھا طبیعت میں عاجزی، انکساری اور سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مہمان نواز ہونے کے علاوہ مہمان کے آرام کا بھی خیال رکھتے تھے۔ غریبوں کی بہت زیادہ امداد کیا کرتے ہر وقت زبان شکرِ الٰہی سے تر رہتی آخری وقت پر ہوش قائم تھے۔ تمام عمر پابند صوم وصلوٰۃ رہے۔ ہر امام وقت کی طرف سے جو بھی تحریک اٹھی اس پر مرحوم لبیک کہتے اور مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔ مرحوم کے اعلیٰ ظرف اور بلند اخلاق کے غیر از جماعت دوست بھی گرویدہ تھے ہر بیمار کی عیادت اور ہر چٹھی کا جواب دینا اولین فرض سمجھتے تھے اپنا ہر طرح کا چندہ وقت پر ہر ماہ ادا کر دیا کرتے تھے آخری وقت تک کی ادائیگی کر چکے ہوئے تھے امام وقت کیساتھ خط و کتابت کا سلسلہ آخری وقت تک جاری رکھا۔ حضرت بابو قاسم الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ خوبی عطا فرمائی ہوئی تھی کہ اپنے اور عزیز کے سپرد جو کام کرتے وہ اسے بخوبی سرانجام دیتا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۷ر اکتوبر ۱۹۸۶ء کے خطبہ ثانیہ کے دوران مکرم بابو قاسم الدین صاحب کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے سے قبل آپکے متعلق جو تعریفی کلمات بیان فرمائے وہ یہ ہیں :

حضور نے فرمایا :

"حضرت بابو قاسم الدین صاحب کی نماز جنازہ طبعی جوش کیساتھ خود پڑھنے کی تمنا رکھتا ہوں ۔ حضرت بابو قاسم الدین صاحب سیدنا حضرت اقدس ...... کے رفیق اور سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ تھے آپ سیالکوٹ کے بڑے پرانے بزرگ تھے اور ہمیشہ بڑی وفا کے ساتھ اور ہر حالت میں

(باقی صفحہ ۳ پر)

نئی صدی کے استقبال کا روحانی پروگرام

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور شعبہ تربیت کے کارکنان سے گزارش

(از مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں :-

جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کے اختتام پر سب سے زیادہ قابلِ توجہ امر نماز ہی تھی اور اسکی طرف مَیں نے متوجہ کرنا تھا۔ یہ عجیب خدا تعالیٰ کا تصرف ہوا ہے کہ چونکہ ساتھ ہی مباہلہ کا چیلنج بھی دے دیا گیا ہے اور ان دونوں کے تعلق سے خود خدا نے مجھے رؤیا کے ذریعہ سمجھا دیا کہ مباہلہ کو عظیم الشان طریق پر کامیاب کرنا چاہتے ہو تو نمازوں کی طرف جماعت کو متوجہ کرو۔ اور پھر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الہام۔ "اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں" کی طرف بھی توجہ پھیر دی کہ اس کا بھی اسی کے ساتھ تعلق ہے ۔

اس لئے مَیں خصوصیت کے ساتھ جماعت کو ایک دفعہ پھر تاکید کرتا ہوں کہ اس سال کو بشدت عبادتِ الٰہی کا سال بنا دیں جو ذکرِ الٰہی سے معمور ہو اور جس میں ہم خدا کی یاد کی لذتیں پائیں ۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ ۲۴ جون ۸۸)

حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل پروگرام تجویز کیا ہے ۔ جن خدام تک یہ پیغام پہنچے وہ خود بخود اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور قائدین، ناظمین تربیت اور منتظمین تربیت اپنے حصہ کا فرض سرانجام دیں اور مسلسل خدام کو توجہ دلاتے رہیں اور کوئی احمدی خادم ایسا نہ ہو جو اس پروگرام میں شامل ہونے سے رہ جائے ۔

۱ ۔ جو خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نماز کے پابند ہیں وہ اپنے سست بھائیوں کی مدد کرنے کا تہیہ کریں۔ ہر مجلس میں نمازوں میں سست خدام کی ایک فہرست تیار کر لی جائے ۔ اور نظام کے تحت ہر ایک کو ایک باقاعدہ نمازی خادم کے سپرد کیا جائے جو مسلسل اسکو نماز کی طرف متوجہ کرتا رہے ۔

۲ ۔ نماز کے متعلق سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت کے آئمہ کے ارشادات مسلسل جماعت کو سنائے جاتے رہیں ۔

۳ ۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے نماز کے متعلق خطبات کمزور خدام کو سنانے کا انتظام کیا جائے ۔

۴ ۔ جہاں جہاں ممکن ہو اور خدام اکثر نمازیں ایک ہی بیت الذکر میں ادا کرتے ہوں وہاں حاضری نماز کا بندوبست کیا جائے ۔

۵ ۔ تمام مجالس اس عرصہ میں ایک یوم تربیت یا ہفتہ تربیت منا کر عبادت کی طرف خاص توجہ دلائیں ۔

۶ ۔ نوافل اور تہجد کی عادت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے ۔

۷ ۔ حضور انور کا ارشاد ہے کہ تمام مجالس عاملہ کا ایک ماہوار اجلاس صرف نماز کے قیام کا جائزہ لینے کے لئے منعقد ہو۔ اس کا اہتمام کریں ۔ اور اسکی رپورٹ مسلسل مرکز میں بھجواتے رہیں ۔

۸ ۔ وقف عارضی کی تحریک میں خدام کو شامل کرنے کی کوشش کریں ۔ یہ بھی روحانی تربیت کا ایک بہت اہم موقع ہوتا ہے ۔

۹ ۔ زیادہ سست خدام کے والدین، دوستوں وغیرہ سے رابطہ قائم کر کے ان کے ذریعہ توجہ دلائی جائے ۔

۱۰ ۔ ہر مجلس جائزہ نماز کا مقررہ فارم ہر ماہ پُر کر کے مرکز میں بھجوائے ۔ اگر فارم نہ ہو تو سادہ کاغذ استعمال کیا جائے اور اس میں یہ ذکر ہو کہ مجلس کی کل تعداد اتنی ہے ۔ اس ماہ اتنے نئے نمازی بنائے گئے ہیں ۔ اور مزید کیلئے کیا کوشش جاری ہے ۔

۱۱ ۔ نماز کا ترجمہ سکھانے کے لئے مختصر کلاسز کا اہتمام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مربیان اور معلمین کا خصوصی تعاون حاصل کیا جائے ۔

۱۲ ۔ ان تمام کوششوں میں دعا سے بھرپور فائدہ اٹھائیں ۔ کیونکہ تمام تدابیر کا اوّل و آخر دعا ہے ۔

گمشدہ عینک

خاکسار کی نظر کی عینک (کالے رنگ) کہیں گم ہو گئی ہے جن صاحب کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پہ پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں ۔

(م کلیم احمد کلیم دار العلوم شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح معاشرہ

سفارش کی لعنت

جماعت احمدیہ کے تیسرے امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

ہر فیصلہ حق و انصاف پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اگر ہمارے فیصلے حق اور انصاف پر مبنی نہیں تو پھر ہم صرف دنیا ہی کے گناہ گار نہیں ہیں بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی گناہ گار ہیں ہم اس کی پرستش کا حق ادا نہیں کر رہے۔

ہمارے ملک میں بھی بعض اور ملکوں میں بھی سفارش کی لعنت پیدا ہو گئی ہے اور جس ملک کے فیصلوں کی بنیاد حق و انصاف کی بجائے سفارشوں پر ہو میرے نزدیک خدا ایسے حالات میں اس ملک کو ترقی نہیں دے سکتا۔ احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں کہ حق کے بغیر کوئی چیز لینے کی کوشش نہ کریں اور نہ اس کی خواہش کریں اور دعاؤں پہ زور دیں۔ یہ صحیح ہے کہ جب تک سفارش کا کلی طور پر قلع قمع نہیں کیا جاتا اس وقت تک جائز حقوق کے حصول کے لئے بھی سفارش کی ضرورت پڑے گی اور یہ قوم کی بدقسمتی ہے لیکن پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ سفارشات سے بچا جائے یہ قومی فریضہ ہے .... خصوصاً جو ہماری اگلی نوجوان نسل ہے اس کے اندر تو یہ چیز داخل کر دینی چاہیئے کہ نہ وہ سفارش کریں گے اور نہ سفارش کو برداشت کریں گے۔ ہمارے فیصلے حق و انصاف پر ہونے چاہئیں۔ سفارشوں پر ہمارے فیصلے نہیں ہونے چاہئیں اور نہ رشوت پر۔

درخواست دعا

• خاکسار کی والدہ کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(فرید احمد بٹ دارالصدر شرقی ربوہ)

• خاکسار کی والدہ بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(الشیخ نصیر احمد۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

مکرم محمد شفیع انور صاحب صوبیدار ریٹائرڈ (المعروف صوبیدار بھٹے والے) پر مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۸۸ء کو جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اور اب فضل عمر ہسپتال کے پرائیویٹ وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

(سعید اللہ خان
کارکن حدیقۃ المبشرین)

• خاکسار کی پھوپھی صاحبہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(ادریس احمد وحید دارالعلوم غربی ربوہ)

میرے بہنوئی مکرم غلام محمد صاحب بوجہ گردہ کی خرابی کے میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مکرم غلام محمد صاحب کی جلد از جلد شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

(شریف احمد قریشی راولپنڈی)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۶۸۰۳ ۔ میں

عبدالرشید ولد بشیر احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ راج گیری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن تر گڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳۔۹۔۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک مکان پختہ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۲۵ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد روپے ماہوار بصورت راج گیری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالرشید جنجوعہ۔ گواہ شد (۱) بشیر احمد جنجوعہ والد موصی۔ گواہ شد (۲) مبارک احمد ظفر صدر جماعت احمدیہ تر گڑی

مسل ۲۶۸۰۴ میں صفیہ مختار زوجہ چوہدری مختار احمد ڈوگر۔ قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالرحمت ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۔۷۔۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) چوڑیاں طلائی ۲ عدد وزنی ۲۲ تولہ (۲) انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزنی ۱۳ گرام (۳) طلائی چین ۲ عدد وزنی ۱۲ گرام (۴) لاکٹ طلائی ایک عدد وزنی ۶ گرام (۵) کانٹے طلائی ۳ عدد وزنی ۲۰ گرام۔ کل زیورات مالیتی ۸۷،۲۸۰ (۶) حق مہر ۱۵۰۰/- روپے (۷) ترکہ از والدین ۵۰۰۰/- روپے (۸) ایک عدد کار ماڈل ۱۹۸۷ء مالیتی ۲۱۴۰۰۰/- روپے کل جائیداد مالیتی ۳۰۷۹۸۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: صفیہ مختار زوجہ چوہدری مختار احمد ڈوگر دارالرحمت شرقی و ربوہ۔ گواہ شد (۱) عبدالحکیم وصیت ۱۰۷۰۹ گواہ شد (۲) چوہدری مختار احمد (خاوند موصیہ)

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز۔
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار - فیصل آباد

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد، مرض اٹھراء
کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر ماہ کی ۱۲ سے ۱۸ تاریخ تک حکیم انوار احمد جان مطب فرماتے ہیں
۲۔ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ
(یو۔ بی۔ ایل) بالائی منزل لیاقت آباد
کراچی نمبر 19
فون: ۴۱۳۲۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کیلئے ماٹو مقرر کئے جائیں

روایات کا محفوظ ہونا افراد کے اندر بہادری اور جرأت پیدا کرتا ہے

مذہب ہمیشہ اچھوں سے چلتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے آدمی ڈاکہ مارنے والے، فریب کرنے والے، .... یا دغا باز نہیں ہوتے۔ وہ عدل و انصاف اور سچائی کو پھیلانے والے ہوتے ہیں۔

پس جہاں مذہب کے اور فوائد بھی ہیں وہاں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اسکی طرف منسوب ہونے والا بجائے اپنے باپ دادوں سے ٹریڈیشن لینے کے مذہب سے ٹریڈیشن لے لیتا ہے۔ کیونکہ اس کے باپ دادوں کی روایات ایسی نہیں ہوتیں کہ وہ اچھے اخلاق پیدا کرنے کا موجب ہوسکیں ....

روایات اگر محفوظ ہوں تو قبائل اور اقوام کے متعلق تحقیقات کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک یہودی سے پوچھو تو چونکہ اس کی نسل محفوظ ہے اس لئے وہ فوراً یہ کہہ دے گا کہ اتنے سو سال پہلے میرے دادا کا نام ابراہیم (علیہ السلام) تھا لیکن ایک دوسری قوم والے سے پوچھو تو وہ یہ بھی نہیں بتا سکے گا کہ ان کا پڑدادا کون تھا۔ غرض کسی قوم کا پرانا ہونا اور اس کی روایات کا محفوظ ہونا افراد کے اندر بہادری اور جرأت کی صفات پیدا کر دیتا ہے .... لیکن ایسی قوم کا آدمی جس کی ہسٹری اور تاریخ محفوظ نہیں اسے یہ پتا ہی نہیں کہ اس کے باپ دادے شریف تھے یا بدمعاش تھے، بہادر تھے یا بزدل تھے۔ وہ میدانِ جنگ میں اکیلا لڑ رہا ہو گا —— اور اکثر اوقات وہ بزدلی دکھا جائے گا۔

غرض روایات ایک جتھا بنا دیتی ہیں۔ اس لئے روایتوں کا محفوظ رکھنا قوم کی ترقی کا ایک بڑا ذریعہ ہے اس لئے یورپ میں سکولوں اور کالجوں نے اپنے اپنے ماٹو مقرر کئے ہوئے ہیں اور طلباء اور پروفیسروں کا کام ہوتا ہے کہ وہ اس قسم کے اخلاق کو اپنے اندر پیدا کریں اور پھر انہیں دوسروں کے اندر بھی جاری کرنے کی کوشش کریں .... پس تم بھی اپنا ایک ماٹو بناؤ۔

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۱۳۹، ۱۴۲)

خبریں

مورخہ ۸۸-۱۲-۱۳

★ صدر پاکستان جناب غلام اسحٰق خان صاحب نے آج آئندہ پانچ سال کے لئے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد حلیم نے ان سے ایوانِ صدر میں ایک پر وقار تقریب میں حلف لیا۔ اس تقریب میں وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو، وفاقی وزراء سفارتی نمائندوں اور سول و ملٹری اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔

★ قومی اسمبلی میں آج ضمنی وفاقی بجٹ پر بحث جاری رہی۔ خاتون رکن بیگم ریحانہ سرور نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کو تباہ شدہ معیشت ورثے میں ملی ہے انکی پارٹی سماجی برائیاں اور اقتصادی مشکلات ختم کریگی۔ سیدہ عابدہ حسین نے کہا کہ اگرچہ یہ ایک ہنگامی بجٹ ہے لیکن اسے اچھی طرح تیار نہیں کیا گیا انہوں نے ان سخت شرائط پر کڑی نکتہ چینی کی جو نگران حکومت نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ سے معاہدہ کرتے ہوئے قبول کی تھیں۔ سخی جان نے کہا کہ قبائلی علاقوں کے ترقیاتی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔ سید غلام مصطفیٰ شاہ نے ٹیکسوں کے نظام پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ اس سے اختیارات چند ہاتھوں میں مرتکز ہوگئے ہیں۔ شیخ رشید نے کہا کہ بجٹ میں ایسے اقدامات تجویز نہیں کئے گئے جن سے ملک اقتصادی مشکلات سے نکل سکے انہوں نے آزادانہ خارجہ پالیسی اختیار کرنے پر زور دیا۔ احمد سعید اعوان نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت اقتصادی نظام میں انقلابی تبدیلیاں لائے گی۔ اور آئندہ انقلابی بجٹ پیش کیا جائے گا۔ ڈاکٹر شیر افگن نے بعض منصوبوں میں رقم مختص کرنے پر حکومت کی تعریف کی۔ چوہدری عبدالغفور نے کہا کہ یہ کہنا درست نہیں کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کو تباہ شدہ معیشت ورثے میں ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی مسائل حل ہونے چاہئیں۔

★ پنجاب اسمبلی نے ۲ ارب ۴۱ کروڑ کے ضمنی بجٹ کی منظوری دے دی ایوان نے ۳۸ مطالبات زر میں سے سب کی منظوری دے دی۔

★ سندھ اسمبلی میں بجٹ پر بحث شروع ہوگئی ہے مجموعی طور پر ۱۷ اراکین نے بحث میں حصہ لیا۔

★ فلسطین کی تنظیم آزادی (پی ایل او) نے اعلان کیا ہے کہ ان کی آزاد حکومت کو ۷۶ ممالک تسلیم کر چکے ہیں ——

ان میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے دو مستقل اراکین یعنی سویت یونین اور چین بھی شامل ہیں۔ تنظیم کے دفتر نے تیونس سے ایک فہرست جاری کی ہے جس میں ان ملکوں کی فہرست دی گئی ہے جنہوں نے اگرچہ آزاد حکومت کی تائید کی ہے لیکن اسے پوری طرح تسلیم نہیں کیا۔

★ بنگلہ دیش میں لوکل کونسلوں کے انتخابات اگلے سال ہوں گے۔

بقیہ: ربوہ کا شہری صفحہ اول سے آگے

خلاف مقدمہ درج کر لیا۔ اور جو ایف آئی آر درج کی گئی اس میں لکھا کہ ربوہ کے اڈہ پر ملزم نے احمدیت کی تبلیغ کی نیز کلمہ طیبہ والی انگوٹھی پہن کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کیا لہٰذا ان کے خلاف مقدمہ درج کیا جاتا ہے۔ پولیس نے ڈاکٹر سلطان مجاہد صاحب کو گرفتار کر لیا اور ۱۳ دسمبر کو انہیں جوڈیشل حوالات چنیوٹ میں بھجوا دیا گیا۔

ربوہ کے مقامی حلقوں نے پولیس کے اس رویہ پر سخت احتجاج کیا ہے کہ ایک شریف اور پرامن شہری کو بغیر کسی جرم کے مارا پیٹا گیا اور پھر مارنے والے نوجوانوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی بجائے بے گناہ شہری کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا اعلیٰ حکام کو فوری طور پر اس واقعے کا نوٹس لینا چاہیئے اور ملزموں کے خلاف قرار واقعی کارروائی کرکے بے گناہ اور پرامن شہریوں کو تحفظ دینا چاہیئے۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر سلطان مجاہد صاحب کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز ہے۔

ربوہ کے احباب متوجہ ہوں

ربوہ کے وہ احباب جو روزنامہ الفضل کے دفتر کے براہِ راست خریدار ہیں ان سے درخواست ہے کہ اپنے مکمل پتہ سے دفتر الفضل کو فوری طور پر آگاہ فرمائیں تا پرچہ کی ترسیل بروقت کی جاسکے۔

(مینیجر الفضل)

بے بی ٹانک
BABY TONIC
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس قیمت ۸/- علاوہ ڈاک خرچ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶/۱۱۷

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ
ایک بہت بڑا رہائشی منصوبہ المعروف
نصرت آباد فیز II منظوری کے آخری مرحلہ میں
اقساط پر دینے کا اعلان
نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
فون: دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینیجر: مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
اصولی علاج کیلئے
- ہمدردانہ مشورہ
- اور قابل اعتماد
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون: ۶۳۴
مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں